81991 ـ جس شخص سے محبت کرتی ہے اس سے والد شادی کرنے سے انکار کرتا ہے

سوال

میں مصیبت اور مشکل میں پھنسی ہوئی ہوں، برائے مہربانی میرا ساتھ دیں، میرے لیے ایك ایسے شخص كا رشتہ آیا جو بااخلاق اور دین والا ہے، اور اس كی مالی حالت بھی اچھی ہے، صراحت سے كہتی ہوں كہ میں اس سے محبت بھی كرتی ہوں !!
لیكن میرے والد صاحب مطمئن كرنے والے اسباب كے بغیر اس نوجوان سے میری شادی كرنے سے انكار كر رہے ہیں, ان كا كہنا ہے كہ جس ملك سے اس نوجوان كا تعلق ہے وہ اس ملك كو پسند نہیں كرتے.
میں نے استخارہ بھی كیا ہے، اور مجھے معلوم نہیں ہو رہا كہ میں كیا كروں، برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم كریں اللہ آپ كو اجرثواب دے ؟!!

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عزیز سائلہ آپ پر كوئی حرج نہیں، دین كی مصیبت كے علاوہ باقی سب مصائب اور پریشانی آسان ہے، اس لیے اللہ سے دعا ہے كہ اے اللہ ہمارے دین میں كوئی مصیبت پیدا نہ كرنا.

یقینا مسلمان شخص كو علم ہے كہ یہ دنیا ایك آزمائش اور امتحان كا گھر ہے، اور جب بھی اسے كوئی مصیبت اور پریشانی آئے تو وہ اسے صبر و تحمل كے ساتھ اللہ كی قضاء اور قدر پر راضی ہوتے ہوئے قبول كرے؛ تو یہ مصیبت اور پریشانی اس كے حق میں اللہ رب العالمین كی جانب سے ہبہ اور عطیہ و تحفہ بن جاتی ہے جس سے اس كے درجات میں اضافہ اور غلطیوں اور كوتاہیوں اور گناہوں میں كمی واقع ہوتی ہے.

امام احمد اور امام ابو داود رحمہ اللہ نے ابو خالد السلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت كیا ہے كہ:

" وہ اپنے (مسلمان) بھائیوں میں سے كسی شخص كی ملاقات اور زیارت كے لیے نكلے تو انہیں اس كی بیماری كا علم ہوا (یعنی پتہ چلا كہ وہ بیمار ہے) وہ بیان كرتے ہیں كہ ابو خالد اس كے پاس گئے اور كہنے لگے: میں آپ كی ملاقات اور عیادت كے لیے اور آپ كو خوشخبری دینے آیا ہوں!!

تو اس شخص نے عرض کیا: یہ سب آپ نے کیسے جمع کر دیا؟!!

انہوں نے کہا:

میں جب نکلا تو آپ کی ملاقات اور زیارت کا ارادہ تھا، تو مجھے آپ کی بیماری کا علم ہوا تو یہ عیادت و بیمار پرسی ہوئی، اور میں آپ کو اس چیز کی خوشخبری دیتا ہوں جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب اللہ تعالی کے پاس بندے کے لیے کوئی ایسا مقام اور مرتبہ سبقت لے جاتا ہے جس تك وہ بندہ اپنے عمل سے نہیں پہنچ پایا، تو اللہ عزوجل اسے اس کے جسم یا مال یا اولاد میں آزمائش میں ڈال دیتا ہے، پھر اسے صبر کی توفیق سے نوازتا ہے حتی کہ وہ اس مقام اور مرتبہ تك پہنچ جاتا ہے جو اس سے سبق لے گیا تھا "

مسند احمد حدیث نمبر (21833) سنن ابو داود حدیث نمبر (3090) علامہ البانی رحمہ اللہ نے شواہد کے ساتھ اس حدیث کو سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (2599) میں صحیح قرار دیا ہے.

ہماری مسلمان بہن آپ یہ علم میں رکھیں کہ جب اللہ عزوجل نے یہ مشروع کیا کہ کوئی بھی عورت اپنا نکاح اور شادی خود نہ کرے، اور اس کے لیے ولی کی شرط لگائی کہ اس کا ولی ہی اس کی شادی کریگا، تو اللہ عزوجل نے اسے اپنے بندوں پر اپنی جانب سے رحمت کرتے ہوئے ہی مشروع کیا، تا کہ ان کی عظیم مصلحتیں محفوظ رہیں جب لوگ اس میں تہاون اور سستی اختیار کریں تو یہ ویسے ہی ضائع ہو جائیں.

اور پھر آپ شادیوں کے ان قصوں اور واقعات کے متعلق دریافت کریں جو اس طرح ہوئیں اور ان کا نتیجہ کیا نکلا، اور کس طرح ان کی زندگی اجیرن بن کر رہ گئی اور نادم ہوئے اور پریشانی کا شکار رہنے لگے، یہ تو اس صورت میں ہے جب ان میں معاشرت قائم رہے.

اس بنا پر ہمیں کسی ایسے تجربہ کی کوئی ضرورت نہیں کہ اس کو دیکھ کر ہم اپنے پروردگار کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے لگیں، یا پھر ہم اپنے دینی اور دنیاوی فوائد اور مصلحت کو پہچانیں، کیونکہ مؤمن کا اللہ کے حکم کے سامنے تو کام ہی یہی ہے کہ وہ زبان سے " سمعنا و اطعنا " ہم نے سن لیا اور اطاعت کی کے الفاظ نکالے!!

عقد نکاح میں ولی کی شرط کے متعلق تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (2127) اور (31119) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اس لیے - ہماری عزیز بہن - ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے معاملہ کو شروع کر کے ختم کر کے ہی دم نہ لیں اور نہ ہے معاملات پر حکم لگانے کے لیے اپنے خیالات کو ترازو بنائیں، اور اپنی مشکل کو ایک آنکھ سے مت دیکھیں، بلکہ آپ اپنے رشتہ دار اور قریبی اور گھر والے میں سے کسی ناصح اور امانتدار سے معاونت لیں جو آپ کو بھی جانتا ہو اور اسے بھی جانتا ہو، اور جس سے آپ کے والد محبت کرتا ہو، اور آپ کا والد اس شخص کی بات قبول کرتا ہو،اور اس کی رائے اور سوچ پر بھروسہ بھی ہو.

پھر آپ اللہ عزوجل سے استخارہ کریں، اور یہ جان رکھیں کہ جب آپ اپنے پروردگار سے اس کی طرف سچے دل سے رجوع کرتے ہوئے استخارہ کریں گی اور اس کی مدد و توفیق کی محتاجگی ظاہر کرینگی تو اللہ تعالی اپنے مومن بندے کےلیے خیر کے علاوہ کچھ مقدر نہیں کریگا، چاہے آپ جسے پسند کرتی ہیں اس کے مطابق اللہ کا فیصلہ ہو یا اس کے مخالف؛ مومن کے لیے سارا معاملہ خیر و بھلائی ہی ہوتا ہے، اس لیے اللہ جو فیصلہ اور مقدر کرے اور جو آپ کے نصیب میں کرے اس پر راضی ہو جائیں.

اگر حالت ویسی ہے جو آپ نے ذکر کي ہے کہ وہ شخص دین اور اخلاق کا مالك ہے تو آپ کے لیے حق ہے کہ آپ ایسے افراد سے معاونت حاصل کریں جو آپ کے والد کو اس شخص سے شادی کرنے پر راضی کرے جس سے آپ شادی کرنا چاہتی ہیں.

اس سے مستفید ہونے کے لیے آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے والد کو سوچنے کا موقع دیں، اور آپ اس کے ساتھ اس معاملہ کو بالکل جلد ختم نہ کر دیں، دوسرے معنی میں یہ کہ میں آپ کو یہ نصیحت نہیں کرتا کہ آپ ابتدا میں ہی اس شخص سے شادی کرنے پر بہت زیادہ اصرار کرنا شروع کر دیں، اور آپ والد کے ساتھ جھگڑا اور شدت اختیار کرنے کی کوشش مت کریں، کیونکہ یہ چیز تشدد اور سختی کا باعث بنےگی.

بلکہ آپ والد کے ساتھ اچھے طریقہ سے بات چیت کرنے کی کوشش کریں، اور اس میں سپردگی اور ولی کے الفاظ استعمال کریں، مثلا آپ والد کو یہ کہیں: آپ میرے والد ہیں اور میرے ذمہ دار اور ولی امر ہیں، آپ میری مصلحت و ضرورت کو سمجھتے ہیں امید ہے آپ اس سلسلہ میں دوبارہ سوچیں گے اور اپنی سوچ کو تبدیل کریں گے، اس طرح کے الفاظ اور اسلوب استعمال کریں جو بات چیت کی مجال قائم رکھے، اور اسے ختم نہ کرے، اور آپ والد سے جواب حاصل کرنے میں جلد بازی نہ کریں، کیونکہ جتنا بھی معاملہ لمبا ہوگا اور انتظار کرینگی اتنی ہی جلدی ان شاء اللہ حل بھی قریب آئیگا.

پھر اس سب کچھ کے بعد میری رائے تو یہ ہے کہ ان شاء اللہ آپ کے ساتھ ہی صحیح حل ہے، اور وہ بلاشك و شبہ

اس سب سے بہتر ہے جو اوپر بیان ہوا ہے، میرے خیال میں وہ کبھی خائب و خاسر نہیں ہوگا، وہ یہ کہ اللہ سبحانہ و تعالی سے عاجزی و انکساری کے ساتھ گڑگڑا کر دعا کی جائے، میں صرف دعا ہی نہیں کہتا، بلکہ دعا میں عاجزی و انکساری اور تذلل کے ساتھ رحمت کا دروازہ ضرور کھٹکھٹایا جائے.

اور اللہ سبحانہ و تعالی سے خیر و بھلائی اور مشکل سے آسانی اور سعادت طلب کی جائے، جب اللہ آپ کی سچائی اور صدق دعا دیکھےگا تو اللہ سبحانہ و تعالی اپنی جانب سے وہ کچھ عطا فرمائیگا جو آپ پسند کرتی ہیں، اور یہ کیسے نہ ہو کیونکہ وہ اللہ سبحانہ و تعالی تو جواد و کریم ہے.

ہماری عزیز بہن: ہم آپ کے لیے پسند نہیں کرتے کہ آپ شعور اور عقلمند ہوتے ہوئے بھی اپنے والد کو ملامت کریں، اور آپ اس کی طرف اس نظر سے دیکھیں کہ اس نے آپ کو اس شادی سے روك دیا ہے، اور اپنی ولایت آپ پر استعمال کی ہے، ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ آپ یہ بھول جائیں کہ ایك اجنبی مرد اور عورت کے درمیان تعلق اس حد تك نہ پہنچ جائیں کہ وہ تعلق قلبی کا درجہ اختیار کر لیں جس میں اللہ کی حدود کو پامال کیا جاتا ہو، اور ان امور کی حفاظت نہ ہو، بلکہ تعلق یہاں تك ہی رہے کہ اللہ کے احکام کی حفاظت ہو اور اس سے تجاوز نہ کیا جائےمثلا:

نہ تو اجنبی مرد سے کلام کی جائے، اور نہ ہی وعدہ وغیرہ اور نہ ہی دیکھنا اور ملاقات وغیرہ.....

اس لیے آپ ظاہر اور پوشیدہ دونوں حالتوں میں ہی اللہ کا تقوی اختیار کریں، اور آپ دین میں مصیبت سے بچیں کیونکہ دین میں کوئی مصیبت آئے تو یہ مصیبت حقیقی مصیبت ہے، رہا خاوند تو یہ آنے جانے والی چیز ہے، اور مال کمایا بھی جاتا ہے اور ضائع بھی ہو جاتا ہے یعنی یہ بھی آنے جانے والی چیز ہے ..... یہ سب کچھ دین میں مصیبت آنے سے بہت آسان ہے:

جو بھی آپ کی چیز ضائع ہو جائے اس کا عوض موجود ہے لیکن اللہ کے بارہ میں ہے کہ اگر اسے آپ نے ضائع کر دیا تو اس کا کوئی عوض نہیں ہے.

اس لیے اگر آپ سے اس طرح کی کوئی چیز صادر ہو گئی ہے تو آپ جلد از جلد توبہ کر لیں، ہو سکتا ہے اللہ سبحانہ و تعالی نے اسی وجہ سے آپ کو والد کو یہ رشتہ قبول کرنے سے روك رکھا ہے کہ وہ آپ کی صدق و سچائی اور دین پر التزام کو دیکھ لے.

کیا اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنی کتاب عزیز میں یہ نہیں فرمایا:

اور جو كوئى بھى اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرتا ہے اللہ تعالى اس كے (ہر مشكل سے) نكلنے كے ليے راہ بنا ديتا ہے، اور اسے رزق بھى وہاں سے ديتا ہے جہاں سے اسے گمان بھى نہيں ہوتا اور جو كوئى اللہ پر بھروسہ اور توكل كرتا ہے تو اللہ اسے كافى ہو جاتا ہے، يقينا اللہ تعالى اپنے معاملہ كو پورا كرنے والا ہے، يقينا اللہ تعالى نے ہر چيز كے ليے ايك اندازہ مقرر كر ركھا ہے الطلاق (2 ـ 3).

واللہ اعلم.

آپ كى مشكل كے متعلق چند ايك نصيحتيں اور اس كے متعلق كچھ احكام آپ ہمارى اسى ويب سائٹ پر درج ذيل سوالات كے جوابات ميں ديكھ سكتى ہيں:

(6398) اور (10196) اور (23420) اور (36209).

واللہ اعلم .